مولای صل وسلم دائما ابدا — درس حدیث — علی حبیبک خیر الخلق کلھم

مناقب حضرت زبیر رضؓ ، غزوۂ خندق کے بعد سود خور یہودیوں کے خلاف کارروائی کا حکم، حضرت زبیر رضؓ کا رجوع کرتے ہوئے حضرت علی رضؓ کے مقابلہ سے دست بردار ہونا اور حالتِ نماز میں شہادت، حضرت علی رضؓ کی حقانیت کی دلیل۔

حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب قدس اللہ سرہ العزیز

ترتیب و تزئین : مولانا سیّد محمود میاں صاحب مدظلہم

کیسٹ نمبر ۲۵ سائیڈ بی ۱۵ اکتوبر ۱۹۸۳ء

اَلحمدللہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا ومولانا محمّد وّآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ یَّاْتِیْ بَنِیْ قُرَیْظَۃَ فَیَاْتِیْنِیْ بِخَبَرِھِمْ فَانْطَلَقْتُ فَلَمَّا رَجَعْتُ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ فَقَالَ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

ترجمہ : حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا کون ہے جو "بنو قریظہ" (یہودیوں) کے علاقہ میں ــــ جانے کو تیار ہو اور مجھ کو ان کے (خفیہ) حالات کی اطلاع دے تو میں گیا جب میں واپس لوٹا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے میرے لیے (خوش ہو کر) اپنے ماں باپ کو جمع فرمایا اور فرمایا تجھ پر میرے ماں باپ قربان

پچھلے درس کا تسلسل

حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ کے مناقب بیان ہو رہے تھے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہے یعنی بہت ہی مخلص مددگار وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ اور میرے ایسے مخلص مددگار زبیر رضؓ ہیں تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے یہ کلمات ارشاد

---

[1] مشکوٰۃ ص : ۵۶۵

فرماتے ان کتابوں میں آتا ہے کہ وہ بہت بہادر تھے اور اُن کے واقعات الگ بھی آتے ہیں بہادری کے اور ایسی بہادری کہ ــــــــ دوسرا کوئی وہ کام نہ کرسکا۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، مَن یَّاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ الْقَوْمِ یَوْمَ الْاَحْزَابِ کہ (غزوہ) احزاب کے دن (فرمایا) کون خبر لائے گا (دُشمن کے خفیہ حالات کی) تو حضرت زبیرؓ نے عرض کیا کہ میں، جب یہ وہاں سے روانہ ہوئے تو اس وقت بھی یہ جملہ ارشاد فرمایا ہر نبی کا حواری ہوتا ہے اور میرا حواری زبیر ہے۔

مدینہ منوّرہ کے آس پاس سود خور بنو قریظہ اور دیگر یہودی قبائل کا ذکر

بنی قریظہ یہ مدینہ منورہ کے آس پاس اُنہوں نے بستیاں بنا رکھی تھیں۔ بنو قریظہ، بنو نظیر، بنو قینقاع اس طرح سے یہ لوگ تھے بنو قینقاع غالباً "سنار" تھے اور سب کا یہی تھا سلسلہ کہ سود پر روپیہ دیتے تھے۔ یہ سودی کاروبار اُن کا پُرانا طریقہ چلا آرہا تھا تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوۂ خندق سے فارغ ہو کر چند میل کے فاصلے سے مدینہ منورہ میں واپس تشریف لائے۔ کیونکہ غزوۂ احزاب تو مدینہ شریف ہی میں ہُوا تھا۔ خندق مدینہ شریف کے پاس ہی کھودی گئی تھی وہاں سے جب گھر تشریف لائے۔

غزوۂ خندق کے فوراً بعد مدینہ منوّرہ کے بدعہد یہودیوں سے قتال کا حکم

تو پھر حضرت جبرئیل علیہ السّلام یہ حکم لائے کہ یہ جو کفار ہیں یہودی ان کی طرف جائیں، یہودیوں کا یہ طریقہ تھا کہ وہ مُسلمانوں کے ساتھ معاہدہ کر لیتے تھے مگر غدر بھی کرتے رہتے تھے۔

دُنیا میں سب سے پہلا طویل تحریری معاہدہ

جنابِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُن کا معاہدہ تھا اور بڑا طویل معاہدہ تھا۔ کہتے ہیں کہ دُنیا میں سب سے پہلا اتنا صاف اور طویل تحریری معاہدہ تھا، اُس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ یہود مدینہ منوّرہ کے اور دوسرے اور مُسلمان یہ سب ایک اُمّت ہیں یعنی ایک جماعت ہیں اور ایک کو تکلیف ہوگی تو دوسرا مدد کرے گا۔

غدّاری یہودیوں کی پُرانی فطرت ہے

مگر اِن کا طریقہ یہ رہا کہ یہ تو مُخبری کرتے تھے مکّہ مکرمہ پیغامات بھیجتے

تھے۔ اطلاعات بھیجتے تھے۔ اُبھارتے تھے کہ آؤ حملہ کرو، شرارت میں لگے رہتے تھے تو کئی سال اسی طرح گزر گئے۔

یہود کی جانب سے نبی علیہ السلام کو شہید کرنے کی کوشش

اور اُن کی کوشش یہ تھی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو شہید کردیں ایک دفعہ ایک جگہ آپ تشریف لے گئے کسی ضرورت سے وہاں جب تشریف فرما ہوئے۔ دیوار کے پاس تو پھر اللہ تعالےٰ نے بتادیا کہ یہاں سے ہٹ جائیں جبرئیل علیہ السّلام کے ذریعے اور انھوں نے وہاں ایسی جگہ بنائی تھی کہ جب وہاں تشریف فرما ہوں تو وہ اُوپر سے بڑا پتھر پھینک دیں۔

گویا دھوکے سے شہید کرنے کی ترکیب تھی، اس طرح کی تدابیر اور سازشیں اور مکہ مکرمہ میں رہنے والے دُشمنوں کو اُبھارنے حملہ کے لیے آمادہ کرنے پر یہ لوگ لگے ہوئے تھے اور مدینہ شریف کے آس پاس جو یہودی تھے وہ بھی یہ اسی طرح کرتے رہتے تھے۔

یہودی اور مشرک مسلمانوں سے عداوت میں سب سے بڑھ کر ہیں

قرآن پاک میں بھی ہے لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوا الْيَهُوْدَ سب سے زیادہ مُسلمانوں سے عداوت میں اُن لوگوں کو پاؤ گے جو یہودی ہیں۔ وَالَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا اور جو لوگ مُشرک ہیں اُنھیں بھی، اور عیسائیوں کو اتنی عداوت نہیں ہے، لیکن یہ اُس دَور کی بات ہے ہمیشہ کی نہیں، اُس دَور میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے زمانہ میں یہ صُورت تھی کہ یہ سب سے زیادہ شدید تھے عداوت کے اندر بے رحمی میں کسی پر اُنھیں ترس نہیں آتا تھا۔

صحابی کا قرضہ مانگنا، اور سود خور یہودی کی گندی ذہنیت

ایک صحابی نے (یہودی سے) قرض مانگا اُس نے کہا کہ میرے پاس گروی رکھ دو کچھ، کہا کیا رکھیں؟ کہنے لگا اپنی عورتوں کو رکھ دو۔ تو سود پر قرض دیتا تھا تو وہ گروی میں بھی مانگتا تھا عورتوں کو یہ کس قدر ذہنی خرابی تھی کہ قرض دے کر اُس سے نفع اُٹھانا بھی لازمی تھا (یہودی کے نزدیک) اُنھوں نے کہا کہ عورتیں کیسے رکھ دوں؟ حالانکہ وہ یہودی اُس کا رضاعی بھائی تھا۔ دُودھ شریک بھائی تھا۔ کہنے لگا کہ پھر اپنے بچّوں کو میرے پاس گروی رکھ دو، اُنھوں نے کہا کہ بچّوں کو اگر گروی رکھیں گے تو بعد میں طعنہ دیا جائے گا کہ تیرے باپ نے تو تجھے گروی رکھ کے گیہوں لیا تھا۔ "وَسْقٌ" یا "وَسْقَيْنِ" چند من اسکا حساب

بنتا ہے۔ دو مہینہ کا خرچہ یا ایک مہینہ کا خرچہ۔ ہاں ہتھیار ہم تمہارے پاس رکھ دیں گے تو گروی بغیر وہ تیّار نہیں ہُوا دینے کے لیے اور جو اُس کا اپنا ذہن تھا جو زبان سے اُس نے اپنے کہی بات وہ ایسی تھی گندی کہ دوسرا آدمی بعد میں نہایت بے غیرت ہوجائے کہ اپنی بیوی کو بچّیوں کو گروی رکھے کسی کے پاس۔ یہ تو اسے انتہا درجہ ذلیل سمجھنا اور پھر بے غیرت بنا دینے والی بات تھی اُن کا اپنا ذہن یہ تھا کہ بچّوں کو رکھ دیتے تھے وہ بھی ایسی ہی بات تھی تو اِن لوگوں کا ذہن خراب تھا اور اُس کے ساتھ ساتھ عداوت، سازش، اہلِ مکّہ کو اُبھارنا جہاں جہاں بھی ہو سکتا تھا مخالفت کرتے ہی تھے۔

یہودیوں کے خلاف کارروائی کا آغاز، حضرت زبیرؓ کا کارنامہ اور نبی علیہ السّلام کا داد دینا

تو بنو قریظہ کے پاس جانے کا جب حکم ہُوا غزوۂ احزاب سے فراغت کے بعد تو آپ نے فرمایا کہ کون آدمی ہے ایسا کہ جو وہاں جائے بنو قُریظہ کے پاس اور اُن کے خفیہ حالات معلوم کرکے مجھے لاکر دے۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے کہا کہ مَیں جاتا ہوں اور میں گیا اور پُوری معلومات کرکر لایا فَلَمَّا رَجَعْتُ جب میں واپس آیا تو میں پُوری معلومات کر لایا تھا جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ تو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے مجھے ایسے کلمات سے خطاب فرمایا کہ جو بہت ہی کم ہوں دو تین واقعے اِس طرح کے ہیں جن کے لیے آپ نے یہ کلمات استعمال فرمائے ہوں، ایک واقعہ یہ بھی ہے۔ فَقَالَ فِدَاکَ اَبِیْ وَ اُمِّیْ آپ نے یہ جملہ فرمایا میرے ماں باپ تم پر قربان ہوں یہ بہت ہی بڑی نہایت زیادہ محبّت اور اُن کے کام کو بہت ہی استحسان کی نظر سے دیکھنے کی دلیل ہے بہت بڑا جُملہ ہے جو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اِنہیں دیا۔

بصرہ میں حضرت زبیرؓ کا حضرت علیؓ کے مقابل آنا پھر رجوع کرنا اور بصرہ کے قریب شہادت اور حضرت علیؓ کے حق پر ہونے کی دلیل

ان کی وفات ہوتی ہے بصرہ میں شہادت سے، وہاں یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مقابل تھے، میدانِ جنگ ہی میں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مَیں تم سے باتیں کرنی چاہتا ہوں۔ رشتہ داری تھی۔ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے پھوپھی زاد بھائی تھے تو حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے بھی پھوپھی زاد بھائی ہوئے تو ملاقات ہوئی اور پھر حضرت علی رض نے ایک واقعہ یاد دلایا کہ ایک دفعہ ایسے ہوا تھا کہ میں باتیں کر رہا تھا آپ سے خوش مزاجی کی تو آپ نے کہا کہ یہ علی جو ہیں یہ خوش طبعی نہیں چھوڑتے "دَعَبَ" دَعَبَ کا مطلب یہی ہے یعنی خوش مزاجی کے جملے کہہ دینا ہنستے رہنا یہ یہ نہیں چھوڑتے اور اُس وقت ماحول ایسا بنا ہوا تھا کہ آپ میری باتوں سے اُس وقت بہت ہی محظوظ ہو رہے تھے۔ لطف اُٹھا رہے تھے اور بڑے خوش تھے جیسے کہ ساتھی دوست اور رشتہ دار ہوا کرتا ہے تو اُس وقت آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اُس دن کیسا ہوگا جب تم (اے زبیر) ان کے مقابل آؤ گے اور (اے زبیر) تم غلطی پر ہوگے۔ یہ ایک بات ہوئی جو گزر گئی ذہن میں بھی نہ رہی تھی۔

تو اَب یہ بات اُن سے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جمل والے دن کہی کیونکہ اس سے پہلے کبھی ایسا دور آیا ہی نہیں تھا کہ آپس میں اختلاف ہوا ہو کبھی ایسی صورت پیش ہی نہیں آئی۔ اچانک چند ماہ کے اندر اندر یہ چیز پیش آئی اور اس درجہ کے پھر سامنے جو مقابل ایک لشکر تھا۔ اُس میں حضرت زبیر رضی اللہ عنہ تھے اگرچہ وہ لشکر اس نیت سے تیار نہیں کیا گیا تھا کہ حضرت علی کے لشکر سے مقابلہ ہوگا، اُن لوگوں کی یہ نیت نہیں تھی۔

قتل کا بدلہ خود نہیں لیا جاتا بلکہ حاکم سے کہا جاتا ہے وہ اس کی تلافی کرتا ہے

مگر ہوتا یہ ہے قاعدہ کہ اگر کسی کا قتل ہو جاتے یا کچھ ہو جائے تو حکومت سے کہا جاتا ہے اور حکومت اُس کی تلافی کرتی ہے یہ نہیں ہوا کرتا کہ خود بخود آدمی اپنا بدلہ لے لے، جب کسی کا بدلہ کوئی بھی کھڑا ہو اور لے لے تو پھر فساد پڑ جاتا ہے۔ فلاں آدمی نے فلاں آدمی کو مارا ہے۔ لہٰذا ہم اُس کو ماریں گے تو پھر فساد پڑ گیا اچھا وہ فسادی جنھوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا تھا وہ تو اسی وقت وہیں مارے گئے تھے۔ کچھ وہاں سے بھاگ بھی گئے تھے۔ بصرہ چلے گئے کوفہ چلے گئے ______ فسطاط چلے گئے یعنی مصر۔

حضرت زبیر رض کی حضرت علی رض کے مقابلہ سے دست برداری

(تو حضرت علی رض نے جب یہ واقعہ یاد دلایا) تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو وہ بات یاد آئی اور پھر اُنھوں نے میدانِ جنگ سے روانگی کے لیے فرمایا کہ میں واپس جا رہا ہوں واپس تشریف لے گئے (اور حضرت علی رض

کے مقابلے سے دست بردار ہو گئے) جب وہ میدانِ جنگ سے واپس ہوئے تو جو آس پاس لوگ تھے اِدھر اُدھر بھی لشکر میں تھے کچھ نے کہا کہ ہمیں تو یہاں میدانِ جنگ میں لے آئے اور اَب خود گھر جانے کے لیے کہہ رہے ہیں اور گھر جا رہے ہیں تو چند آدمی پیچھے لگ گئے۔ مسلح یہ بھی تھے مسلح وہ بھی تھے لشکر میں سے جو جا رہے تھے

شہادت سے پہلے حضرت زبیرؓ کا کشف قرض کی فکر، اور بیٹے کو نصیحت

حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو یہ تردد ہُوا کہ یہ لوگ ہمارے ساتھ ٹھیک نہیں ہیں اور صبح ہی صبح اُنہیں کشف ہو گیا کہ آج میں شہید ہو جاؤں گا۔ حضرت زبیرؓ نے اپنے بڑے بیٹے عبداللہ کو بلا کر فرمایا کہ آج جو مارا جائے گا وہ یا ظالم ہوگا یا مظلوم ہوگا۔ دونوں میں سے ایک بات ہوگی اور مجھے ایسے لگتا ہے کہ مَیں مظلومیت کی حالت میں مارا جاؤں گا تو یہ حساب کرو کہ میرا قرض کتنا بنتا ہے تو قرض کا حساب کیا پھر کچھ ہدایت ادائیگی کے لیے کہ ایسے کرتے رہنا اور اِنھوں نے یہ فرمایا کہ جب تم پریشان ہو تو میرے مولا سے مدد چاہنا ــــ اب عبداللہ کہتے ہیں کہ میری تو سمجھ میں نہیں آیا کہ مولا سے کیا مُراد ہے اُن کی؟ تو مَیں نے پُوچھا یا آبتِ مَنْ مَوْلَاکَ آپ کے مولا کون ہیں؟ تو کہنے لگے اللہ۔

والد کی نصیحت پر عمل کی برکت

تو عبداللہ کہتے ہیں کہ بعد میں جب مَیں نے قرض ادا کیا تو جہاں بھی کوئی چیز پیش آئی تو مَیں نے یہی الفاظ استعمال کیے کہ اے زبیر کے مولا! یہ کام کر دے تو وہ کام اُن کا ہوتا رہا۔ تو اس کام سے فارغ ہو کر ایک جگہ پہنچے "وادی سباع" نام ہے اُس کا۔ گویا بصرہ سے باہر نکل کر تو نماز کا وقت آگیا۔

حالتِ نماز اور دھوکہ سے شہادت

تو انھوں نے (ان مشکوک لوگوں سے) فرمایا کہ دیکھو بھئی مجھے تمہاری طرف سے اندیشہ ہے اگر تم اطمینان دلاؤ بات کرو پکی، عہد کرو تو میں نماز پڑھ لوں یعنی اگر تم مجھے امن دیتے ہو تو مَیں نماز پڑھ لیتا ہوں ورنہ یہ بھی خطرے میں تھے اور وہ بھی، ایک دوسرے سے اور ویسے (کھل کر اعلانیہ) حملہ کرنے کی ہمّت اُس میں نہیں تھی تو اُس نے کہا کہ ہاں بالکل اطمینان سے آپ نماز ادا کریں یہ اُس نے دھوکا دیا اُنھوں نے نماز پڑھی جب وہ سجدہ میں گئے تو پھر اُس نے شہید کر ڈالا (عمرو) بن جرموز اُس کا نام تھا تو اس طرح ان کی شہادت

(بقیہ بر صفحہ ۲۱)

یہ بھی خبر دی کہ بعض اوقات ہم نے چالیس روز تک اسی پر گزارہ کیا ہے۔

(۶) شیخ عبدالرشید ابراہیم التتاری (متوفی ۱۹۴۴ء) اپنے سفر نامہ "العالم الاسلامی" میں تحریر فرماتے ہیں۔

"امضيتُ الاسابيع مكتفيا بزمزم لسدجوعي وكانت تجربة فعلية قطعية لا شك فيها ولا شبهة"	میں نے اپنی بھوک مٹانے کے لیے کئی ہفتے محض آبِ زمزم پر گزارے ہیں اور میرا یہ تجربہ عملی اور یقینی ہے جس میں کوئی شک و شبہ نہیں ہے۔

(۷) مصنّف نے آخر میں اپنے ایک دوست جو مکّہ یونیورسٹی یعنی جامعہ ام القریٰ میں اُن کے ساتھ پڑھتے تھے ان کا واقعہ نقل کیا ہے کہ وہ سترہ یوم اس طرح بیمار رہے کہ وہ کھا پی نہیں سکتے تھے یعنی مُنہ کھلتا ہی نہیں تھا۔ صرف اتنا کھلتا تھا کہ اس میں پانی کے قطرے ہی ٹپکائے جا سکتے تھے تو ان سترہ دنوں میں صرف آبِ زم زم اُن کے مُنہ میں ٹپکایا جاتا تھا یہی اُن کا علاج تھا یہی اُن کا کھانا تھا یہی پینا تھا تو سترہ دنوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے شفاء دی، لیکن سترہ دنوں تک آبِ زم زم کی برکت سے انہیں بھوک محسوس نہیں ہوئی۔

بقیہ: درسِ حدیث

ہوئی اور (شہادت کے مقام کے قریب) وہیں وہ دفن کیے گئے اور اُن کا بھی وہی ہُوا کہ بعد میں دریا کا پانی آیا تھا اور پھر نعش مُبارک نکالی گئی اور دوسری جگہ بصرہ میں دفن کیا گیا تو یہ دونوں بہت بڑے قیمتی حضرات تھے۔ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہما بصرہ میں جنگِ جَمل کے دوران اور اُس کے کچھ منٹوں یا چند گھنٹوں کے فاصلے سے دونوں کی شہادت ہوئی ہے۔ دونوں عشرہ مبشرہ میں سے تھے اور دونوں بہت بڑے بڑے حضرات ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں اُن کا ساتھ آخرت میں نصیب فرمائے۔ (آمین)